دار الافتاء

عزیز زبیدی

نورِ مبین

ایک صاحب لکھتے ہیں نور والی حدیث پر آپ کا تبصرہ پڑھا، اگر وہ ضعیف ہے تو کیا ہوا، قرآن جو کہتا ہے۔

قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ۔

"یعنی اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور اور کتاب مبین آئی"۔

کیا آپ کے لیے یہ کافی نہیں ہے؟ (ضلع سیالکوٹ)

الجواب

آیت میں جس نور کا ذکر ہے اس سے بھی "کتاب مبین" (قرآن پاک) ہی مراد ہے، خدا اور رسولؐ نے قرآن کو ہی نور کہا ہے۔ ملاحظہ ہو:

قرآن حکیم۔ ۱۔ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ (پ ۹۔ الاعراف ع ۱۹)

"تو جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا" (ترجمہ احمد رضا خاں)

یعنی نبی پاک کے ساتھ جو نور یعنی قرآن اترا اس میں قرآن کو "نور" کہا گیا ہے۔

۲۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا (پ ۶۔ النساء ع ۲۴)

"اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا" (ترجمہ احمد رضا خاں)

"نور اتارا" پر حاشیہ ع۶ دے کر لکھا ہے "یعنی قرآن پاک" (ترجمہ احمد رضا خاں)

۳۔ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا (پ ۲۸۔ تغابن ع ۱)

"تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس نور پر جو ہم نے اتارا۔" (ترجمہ احمد رضا خان)

آیت کا ترجمہ بھی ہم نے نہیں کیا بلکہ جناب احمد رضا خاں بریلوی کا ترجمہ نقل کیا ہے تاکہ شک شبہ نہ رہے۔ کیا آپ کو ان آیات کے ماننے میں تامل ہے؟

رسول کریم ۔ عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ وَهُوَ النُّوْرُ الْمُبِیْنُ ۔

وھو الشفاء النافع عصمة لمن تمسك به ونجاة لمن تبعه (ابن کثیر ۳۹۱/۱۴)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

یہ قرآن، وہی اللہ کی مضبوط رسی ہے اور وہی "نور مبین" ہے۔ وہ نفع دینے والی شفا (کی جڑی بوٹی) ہے، جس نے اس کا دامن تھام لیا وہ محفوظ رہا اور جس نے اس کا اتباع کیا، وہ چھٹکارا پا گیا۔

رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی قرآن پاک کا ہی نام "نور مبین" بتایا ہے۔ اب آپ کے لیے اس میں شک کرنا مناسب نہیں ہے۔

نور کے معنی ۔ اصل میں آپ نور کا مفہوم بھی نہیں سمجھے، نور سے مراد وہ روشنی نہیں ہے جو آپ دیکھتے ہیں، مثلاً سورج کی روشنی، چاند ستاروں، آگ اور چراغ کی روشنی وغیرہ۔ اس سے مراد "علم و ہدایت" کی روشنی ہے۔ کیونکہ جہالت اور ضلالت کو اندھیرے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اگر اس سے وہی معروف روشنی مراد ہے تو پھر قرآن کریم کے الفاظ تو ویسے روشن نہیں ہیں، نہ سننے میں نہ دیکھنے میں، جیسے سورج کی دھوپ وغیرہ۔ یہی کیفیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے کہ خود آپ کو بھی چراغ کی بتی کی ضرورت پڑتی تھی۔ ورنہ آپ سب جانتے ہیں کہ سورج کبھی بھی دوسرے چراغ کا ضرورت مند نہیں رہا۔ لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ حضورؐ کو اللہ نے سراج منیر (چمکا دینے والا چراغ یا آفتاب) سے یاد بھی فرمایا ہے لیکن اس کی ظاہری شکل سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ ظاہر ہے دوسروں کو چمکا دینے والے سے مراد "ہدایت" دینا ہی ہے۔ علم و ہدایت معنوی نور ہیں، مشہور معنوں میں نور نہیں ہیں، اگر آپؐ انہی معنوں میں نور تھے جن معنوں میں سورج وغیرہ ہیں تو آپؐ کو جسدِ خاکی میں چھپانے کا تکلف نہیں کرنا تھا، کیونکہ یہ بناوٹ ہے اور حضورؐ بناوٹ جیسے تکلف سے پاک ہیں: فرمایا:

وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ (پ ۲۳ - سورۃ ص ع ۵)

اگر نبی اور خدا بھی تکلف اور تصنع میں پڑ گئے تو پھر خدا کی مخلوق اور رسولؐ کی امت کا تو خدا ہی حافظ۔ خاص کر جب کفار آپؐ کی بشریت پر باتیں بنائیں، اس وقت بھی حقیقت حال سے پردہ نہ اٹھاتا بلکہ اصرار سے یہی کہے جاتا کہ: میں انسان ہوں اور صرف انسان، خاکم بدہن خدائی جعل سازی کی ایک عجیب شکل ہے جس سے ذات پاک اور رسول پاکؐ دونوں پاک اور منزہ ہیں۔ بلکہ بعض اوقات یہ معذرت بھی کر دینا کہ بھئی! میرے پاس جھوٹے مقدمے نہ لے آنا، میں ایک انسان ہوں، چرب زبانی کے بدلے میں اگر فیصلہ کر بیٹھوں تو الخ، عجیب قسم کا العیاذ باللہ فراڈ ہے جس سے ہمارے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالکل پاک تھے۔ وہ جو تھے وہی دنیا کو بتاتے اور دکھاتے بھی تھے۔ اگر آپؐ انسان نہ رہیں تو ہماری طرف آپؐ کی بعثت ثابت نہیں ہو گی، کیونکہ خدا نے کہا ہے کہ وہ اپنی ہم جنس کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔ گویا کہ رسول پاکؐ کے یہ نادان دوست آپؐ کی نبوت کو بھی مشکوک بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو!

دراصل یہ ظاہر بین لوگ ہیں، ان کو اندازہ نہیں کہ انبیاء کرام ایک ایسا معنوی نور ہدایت ہوتے ہیں، جن کے سامنے اللہ کے ماسوا اور جتنے انوار اور تجلیات ہیں، سب ہیچ ہیں۔ ظاہری روشنی اس باطنی اور معنوی روشنی کے سامنے بالکل بے حقیقت ہے جس کے حامل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوتے ہیں۔ ان نادان دوستوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اللہ کا 'نور' ہونا بھی ان معنوں میں نور نہیں ہے جو ہم جانتے، پہچانتے اور دیکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ تمام انوار اور تجلیات مخلوق ہیں۔ خدا ازلی اور ابدی ہے، قدیم ہے۔ جو لوگ خدا کو بھی انہی انوار اور تجلیات کا خدا تصور کرتے ہیں وہ خدا کو معروف معنوں میں نور کہہ کر، خدا کی قدامت کو غارت کر ڈالیں گے۔

اصل میں یہ بے بنیاد باتیں ہیں جو صرف ان پڑھ لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے کے لیے یا ان کا استحصال کرنے کے لیے کی گئی ہیں۔ حالانکہ اب دوران مسئلوں کا نہیں ہے۔ اب تو ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا کو اس نور ہدایت کے پیچھے چلنے کے لیے کہا جائے۔ جو وہ لے کر آئے تھے مگر اس کا ان دوستوں کو ہوش کہاں۔ انا للہ!

- خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں، ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔
- "محدث" میں اشتہارات دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔
- "محدث" کے پانچ مستقل خریدار بنانے والے کو ایک سال کیلئے "محدث" مفت جاری کیا جائیگا (مینیجر)